ہمیں اب ہے کمال سخن سے ہر اک ورق اس کا رفیق دکن ہے

رباعی

کیا نرالا وصف ہے شمشیر آصفجاہ کا — جوہر اسلام ہے اور خم ہے بسم اللہ کا
پھل علیؓ عثمانؓ قبضہ رخ ہیں بوبکرؓ و عمرؓ — دھار احمد مصطفےٰؐ کی وار ہے اللہ کا

از نتیجۂ فکر مولوی محمد رحمت اللہ خان صاحب رحمت صوفی حیدرآبادی

مقاصد رفیق دکن

الحمد للہ رفیق دکن ہمیشہ ہمدرد گورنمنٹ و وفادار آصفجاہ رہیگا
رفیق دکن گورنمنٹ اور رعایا میں میل ملاپ کا ایک بہتر ذریعہ ثابت ہوگا۔

رفیق دکن کو سوائے تعلیمی، ادبی، تمدنی، مذہبی، صنعتی، طبی، زراعتی، تاریخی، معاشرتی، اصلاحی، افسانوی، نظم و نثر اور ملکی دلچسپیاں بیان کرنیکے پولیٹیکل امور سے کچھ سروکار نہوگا۔

رفیق دکن ہمیشہ فروعی اختلافات اور غیر ضروری مناقشات سے جس نے اہل ملک کو سخت نقصان پہنچایا ہے اپنے صفحات کو پاک رکھیگا۔ اور ہمیشہ عمدہ مسائل نیک مشورے پیش کرکے اہل ملک میں اتفاق و اتحاد باہمی کی کوشش کریگا۔ رفیق دکن میں ادباہی کے عام سرگرمیوں اور دلچسپ جدید معلومات شایع ہوا کرینگے۔

رفیق دکن کا سالانہ چندہ پانچ روپیہ نمونہ کا۔ پرچہ ۱ه ٹکٹ وصول ہونے پر روانہ ہوگا۔

رفیق دکن بلحاظ سرپرستی والیان ریاست امراء پائیگاہ و امرا جاگیردار صاحبان جاری کیا گیا ہے۔ جو کچھ چندہ و امداد عنایت فرمائیں شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائیگا۔

رفیق دکن کے جو مضامین اردو انگریزی کی ۱۰ تاریخ تک وصول ہونے چاہیے ورنہ آئندہ ماہ میں شائع ہونگے۔

رفیق دکن ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ میں شایع ہوا کریگا جوابی امور کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔

نوٹ: تاجر صاحبان کے تجارتی ترقی اور شہرت کے لئے اچھا موقع ہے۔ فی صفحہ ایک دفعہ کیلئے عـه نصف صفحہ (لے) پاؤ صفحہ (ﻌﮧ) فی سطر کالم ایک دفعہ [illegible]
فی الحال رفیق دکن ۴۴ صفحوں پر شایع ہوتا ہے۔ اجرت اشتہارات ہر حال میں پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیے۔

مخفی نہ رہے کہ جملہ خط و کتابت بنام منتظم النساء عرف شمشیر بانو کرتان۔

زر اجرت مع تجارتی اشتہارات بنام زلیخا بانو کرتان محلہ بازار عیسیٰ میاں آنی چاہیے۔

یا مہتمم آسیہ بانو کرتان حیدرآباد دکن ہونی چاہیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رفیق دکن اور اس کے اجرائی کا منشا

الحمد للہ! آج اپنے نام اور اپنے کام کا یہ ایک اکیلا پرچہ ہے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والوں کے لئے اثر روحی اور تائید غیبی کو لئے ہوئے ایک نرالی شان سے اپنے مبارک صفحات پیش کرنے کیلئے آمادہ اور تیار ہوا ہے۔ اس کا فرض منصبی اسلامیوں کی روحی خدمت ہے۔ جو دنیا بھر کی ترقیات کے لئے ایک کایا پلٹ ہونے کا دعویٰ رکھتی ہے۔ ہر وہ ساختہ ترقی جو ذاتی کوششوں اور جانفشانیوں کا نتیجہ ہو کس حد تک نظر انداز دیکھی جاتی ہیں لیکن وہ ترقی جو روح کی مدد سے خود بخود اک حیرت انگیز سرعت کے ساتھ عالم میں جلوہ گن ہوتی ہے۔ اپنا جواب نہیں رکھتی۔ یہی وہ ترقی ہے جو غیبی تائید کو کسی آن اور کسی لحظہ اپنے سے جدا نہیں ہونے دیتی۔ یہی وہ ترقی ہے جس کا نمایاں اثر ہر وقت دیکھنے والوں کے سامنے موجود ہے یہی وہ ترقی ہے جس کی بلند پروازی و تیز رفتاری خود ہی اپنا جواب کہی جاسکتی ہے یہی وہ ترقی ہے کہ ہمیشہ جس کی شوکت عظمت شہنشاہاں جہاں کو بھی حیرت میں ڈالنے والی ثابت ہوئی۔ یہاں مجھے روحی ترقی کی اولوالعزمی بیان کرتے ہوئے خلیفہ ہارون رشید سے زبردست بادشاہ کی ذاتی ترقی کو تمثیلاً اسلامی پبلک کے پیش نظر کرنے میں کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔

زبیدہ خاتون جھروکے میں سے دیکھتی ہے کہ ایک باخدا مسلمان چلا جاتا ہے اور ایک کثیر مخلوق اُس کے پیروں کی خاک اٹھا اٹھا کر آنکھوں سے لگاتی ہے۔ زبیدہ خاتون نے خلیفہ کو بلا کر دکھایا اور کہا تری شوکت بڑھی ہوئی ہے یا اس مرد مسلمان کی روحی ترقی کی عظمت ؟ اے بادشاہ تری سلطنت وحکومت کا سبب تیری فوج۔ تیرا لشکر۔ اور اس مرد مسلمان کی بے مثل عظمت و بزرگی کا سبب اس کی روحی ترقی کا اثر۔ میرا سوال یہاں صرف یہ ہے کہ جس قوم کے پاس ترقی کے ذرایع اور ذرایع بھی وہ ذرایع جس کی نظیر آج کیا بلکہ ازل سے ابد تک ملنا محال۔ وہ کیوں اور کس لئے کیا جس شخص کے پاس ذاتی خزانہ اور خزانہ بھی و

لازوال کہ جو بجائے کمی کے روز افزوں ترقی اور
حیرتناک ترقی پذیر ہونیوالا ہو وہ کسی دوسرے سے
مانگتا ہوا کن نگاہوں سے دیکھا جاسکتا ہے ؎

جبیں تو ہیں معمور مگر ہاتھ ہے پھیلا
ہاتھ آیا نہ کچھ آہ ہوئے مفت میں سوا
اک اک کی ترقی پہ تعجب ہے۔ ابے نبا
بچہ تو بغل میں ہے زمانہ میں ڈھنڈورا

میں حیران ہو کہ وہ روشن دماغ و عالی خیال
قوم جس کی ذاتی اعزاز کی دوسری اقوام شاہد ہو۔
دوسری ملت کے مورخین جن کی ذاتی اعزاز کی شہادت
کھڑے ہوکر نہایت زور کے ساتھ صفحہ ہستی پر درج
کرائیں اور خود وہ قوم اس سے واقفیت بھی نہ
رکھے تعجب اور سخت تعجب ہے کہ جن اصول اسلامی
کی دوسری اقوام نہایت زور سے مدح خواں ہو
خود اہل اسلام اس سے نالاں جس کے لئے ہمارا
طریق عمل بڑی جرات اور دلیری سے شہادت
دیرہا ہے۔

ہمارے طرز معیشت کی زبان اور بول رہی ہے
اور اصول مذہبی کی شان کچھ اور ؎

ہم کہاں اور شان ایمان کہاں
ایک ہے گویا زمین اک آسماں
مذہبی ہوں ہم جو با ایمان ہوں
کس ضرورت کے لئے حیران ہوں

ہمارے مذہبی خزانوں میں تمام ضرورتوں کے
رفع کرنے کے سامان بلا انتہا موجود ہیں کوئی ضرورت
نہیں ہیں اقسام اقسام کی زبانوں میں قومی ترقی
کے مرثیے پڑھنے کی کچھ حاجت نہیں! ہمیں دوسری
اقوام پر رشک وحسد و عناد کرنے کی!! اکس لئے
وہ خدائی قوم ظل اللہ کے ہوتے مخلوق کا پرتو لینے
کی تمنا کرسکتی ہے؟ کیوں وہ پیاری قوم اپنے پرور دگا
کے خزانوں میں سے اپنی بہبودی اور ترقی اور اعزا
حاصل کرنے کے لئے اپنے صرف میں نہیں لاتی ہے۔
کیا سبب ہے؟ جو اس مبارک قوم نے اپنے آپ کو
پستی میں ڈال رکھا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ جو تائید
غیبی کو اس قوم نے اک خیالی بات تصور کر کے
بالکل بیکار سمجھ رکھا ہے۔ نہیں نہیں اے قوم؟
یہ تائید غیبی ہی کا اثر ہے ؎

ابن عبد المطلب کا اک تبسم
دو جہاں کا ہو شہنشاہ اعظم
جس کی دہشت بیسیوں منزل پہ ہو
جس کا کہنا اور حکومت دل پہ ہو

الحمد للہ! یہ تائید غیبی ہی کا نتیجہ ہے جو آج
اسلامیوں کو اپنی پستی محسوس ہونے لگی ہے۔ یہ تائید
غیبی ہی کا سبب ہے جو ہمیں مذہبی احساس شروع
ہوا۔ نیز ہماری مہربان عادل گورنمنٹ ہم کو ہماری
مذہبی توجہ اور عربی تعلیم پر مائل کرنے کے لئے بہت

زور سے آمادہ اور تیار ہوگئی۔ اسلام جس کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔

بہر حال ہم کو لازم اور ضروری ہوا کہ ہم اپنے مذہبی اصولوں کے شاہراہ پر چل کھڑے ہوں اور پھر اس مبارک رفتار کے قدم قدم پر دیکھیں کہ کیا مرحبا۔ آفریں کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔

چونکہ ہر کام کے لئے ایک محرک کی ضرورت لازمی ہے۔ اس خدمت کے انجام دینے کے لئے ہم نے رفیق دکن کو جاری کیا ہے اس لئے اس اخبار کے پہلے پرچے میں ہم پروردگار عالم کا وہ حکم سناتے ہیں جس سے دینی اور دنیاوی ترقی کے علاوہ حقیقی اصول پر عمل نیز روحی اصلاح انشاء اللہ المستعان ہوگی اور ضرور ہوگی۔

متوکل خاکسار

حاجی کرتانی محمد بشیر الدین احمد قادری مدیر اخبار رفیق دکن بازار عیسی میاں حیدرآباد دکن

دلی شکریہ

یہ ناچیز حاجی کرتان نہایت دلی خلوص کے ساتھ ہمارے علاقہ کے نیکدل خوش اخلاق روشن خیال حاکم عالیجناب صاحب عالیشان بہادر دام اقبالہ حیدرآباد دکن کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ جنہوں نے اپنی مہربانی سے (اخبار رفیق دکن) کے اجرائی کی اجازت عطا فرمائی۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ اخبار رفیق دکن حکومت دولت برطانیہ کی طرح گورنمنٹ حضور نظام دکن کا بھی سچا وفادار دوست ثابت ہوگا۔ اور ہم کو پروردگار عالم سے قوی امید ہے کہ بہت جلد (ہر دو گورنمنٹ) اخبار رفیق دکن کی حقیقی خدمات کا ضرور اعتراف کریگی۔

انشاء اللہ المستعان

وفادار قدیم حاجی کرتان آزاد بازار عیسی میاں
علاقہ رزیڈنسی بازار حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

جس نے اللہ پر بھروسہ کیا تو وہ اسے تمام امور کے لئے (کافی ہے)

جناب رسالت مآب۔ رسول الثقلین نبی الحرمین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :-

میری امت کے لوگ بہت سے محض توکل کے سبب بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ عمر بن العاص کہتے ہیں کہ روحی فداہ حضرت خیر الوری فرمایا کرتے :-

ومن یتوکل علی اللہ کفاوالشعب کلھا

جس نے اللہ پر توکل کیا اس کی تمام ضرورتوں
کے لئے وہ کافی ہے۔ نیز یہ بھی کہ جو سب سے زیادہ قوی
ہونا چاہے اس سے کہدو کہ توکل کرے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ تقدیر الٰہی پر رضامند اور ثابت قدم رہنے
کا نام توکل ہے۔ نیز پروردگار عالم کی ذات عالی پر
سچا اور دلی بھروسہ رکھنے کو توکل کہتے ہیں جو مذہبی
خزانوں میں سے ایک عظیم الشان خزانہ ہے جس
کی طرف مائل کرنے کے لئے مسلمانوں کو ہمیشہ جسمانی
اور روحانی تعلیم ہوئی اور ہوتی رہی۔

تفسیر کی روایت

بعض تفسیروں میں جناب رسالت مآب
کی روایت سے صاف مرقوم ہے کہ درختوں کے
ایک ایک پھل اور کھیتوں کے ایک ایک دانہ پر
نام بنام لکھا ہوتا ہے ھذا رزق فلاں
بن فلاں۔ یعنے یہ رزق فلاں شخص کے حصہ کا
ہے جو فلاں شخص کا بیٹا ہے۔ بہرحال ان تمام امور
کا سمجھنا اور انجام کار صلاحیت کو پہنچنا محض توکل
پر موقوف ہے۔

توکل سے امداد دینے کے لئے کسی حال میں
ثروت اور مالداری مانع نہیں آسکتی۔ بلکہ ایک
عظیم الشان چوکیدار۔ دارین کا ایک زبردست
محافظ و مددگار آج اگر کوئی ہے تو وہ صرف توکل ہے

از مدیر اخبار

اپنے آقا سے

اے میرے آقا تو کہاں ہے؟ میں تیرا بندہ
ہوں تو مجھے مل جا! اور بتادے کہ میں تیری بندگی
کیونکر کروں! ذرے صحرا سے جدا ہو کر کھوے جاتے
ہیں! قطرے دریا سے الگ ہو کر فنا ہو جاتے
ہیں! پھول شاخوں سے ٹوٹ کر کملا جاتے ہیں!
اور بو پھولوں سے نکلکر آوارہ ہو جاتی ہے۔

اس لئے میں تیری مسلسل بندگی اور مستقل وصل
چاہتا ہوں ہاں میری ساری تمنا اور میری ساری
آرزو اس میں پوشیدہ ہے کہ تو ایک بار اپنے آقا
کہنے کی اجازت دیکر میری عبدیت کی تکمیل کرو گا

اللہ کی یاد میں

اللہ اللہ کس قدر پیارا ہے نام اللہ کا
ہائے ہائے کیا رسیلا ہے کلام اللہ کا
بندگی کا حق نہ ہم سے ہو سکا کوئی ادا
آہ نہ ہم سے ہو سکا کوئی کام اللہ کا

دیکھ اے اہل نظر اے چشم بینا دیکھ دیکھ
ہائے ہائے کس قدر جلوہ ہے عام اللہ کا
لاکھ مجنوں ہو کوئی پھر بھی ہے عشق ناتمام
کیا بتائیں ہوگا کیا حسن تمام اللہ کا
رشک کے قابل ہے مصلح اپنا وقت آخر آگیا
دل میں یاد اللہ کی ہے لب پہ نام اللہ کا

کلام الٰہی کی پکار

میرا نام قرآن مقدس ہے مجھے کلام الٰہی بھی کہتے ہیں۔ میں اللہ کا کلام ہوں۔ یعنی جیسے وہ بے مثل ذات ہے میں بھی بے مثل کلام ہوں۔ میں معبود کی طرف سے عہد کے لئے ہوں۔ مجھ میں شک وریب کی مطلق گنجائش نہیں۔ آج نہیں تیرہ سو برس سے جب کہ دنیا کے شاعر۔ دنیا کے شاعر دنیا کے فصیح و بلیغ اور دنیا کے فلاسفر و قانون ساز وغیرہ سے کہدیا گیا تھا کہ ایسے مدعیان باطل اگر تمہیں اس کلام میں کچھ بھی کلام ہو تو اپنے دعوی کی تقویت میں اسی طرح کی ایک آیت بھی بناکر پیش کرو۔ مگر زمانہ شاہد ہے کہ ایسا نہ ہوسکا۔ اور آج تک میرا بے مثل ہونا اپنی جگہ پر مسلم ہے۔ مجھ میں کیا نہیں۔ مجھ میں سب کچھ ہے۔ مجھ میں دین بھی ہے۔ مجھ میں دنیا بھی ہے۔ مجھ میں ہنر بھی ہے مجھ میں کاشتکاری بھی ہے۔ مجھ میں تجارت بھی ہے مجھ میں سیاحت بھی ہے۔ مجھ میں حکومت اور موعظت بھی ہے۔ مجھ میں نجوم و فلسفہ بھی ہے۔ مجھ میں رموز و نکات بھی ہے۔ اور میں تحصیل علوم وقار مال و دولت اور حکومت حاصل کرنے کے ذرائع و وسائل بھی بتلاتا ہوں۔ سنو اے دوستو! گوش دل سے سنو اور یاد رکھو کہ مجھ میں وہ سب کچھ موجود ہے جو خالق نے مخلوق کے لئے پیدا کیا ہے جس کا علم ہوچکا اور ابھی جس کا علم قیامت تک دنیا کو ہوتا رہے گا۔ (سنو)

فقیر ابو محمد مصلح مبلغ قرار

رسالہ مذہب (اقتباس)

انگریزی راج کی برکتیں

اور

حاکم قدیم رحمت خدا ہے

اگرچہ عام طور پر یہ ضرب المثل چلی آتی ہے کہ کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ۔ مگر حکمائے سلف نے اس سے تین چیزوں کو مستثنےٰ فرمادیا ہے۔ وہ یہ کہ حکیم و حاکم و حمام کہنہ می باید۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مثل آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اگر اس کی لفظاً بلفظاً

شرح لکھی جائے تو تحریر طویل اور کتاب ضخیم کی صورت
پیدا کریگی۔ مگر ہم دو چیزوں کو سردست بوجہ طوالت
نظر انداز کرکے صرف حاکم ہی سے بحث کریں گے۔

حاکم قدیم مثل ایک فرشتہ رحمت کے ہے۔ اور
غالباً ہمارے اس قول سے کوئی فرد بشر انکار نہ کریگا
خصوصاً ہندوستان جیسے جزیرہ نمائے اعظم میں جہاں
مختلف دین و مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ حاکم
قدیم ہی زیادہ کار آمد ہے۔

وہ کون ہمارے سرکار عالیجاہ شہنشاہ معظم
قیصر ہند ہیں۔ ہماری آنکھ جیسے کہ کھلی ہے ہم نے
ہمارے شفیق و مربی شہنشاہ معظم قیصر ہند کی صورت
ہی دیکھی ہے اور انہیں کے عہد معدلت مہد میں
ہماری پرورش ہوئی ہے۔ سرکار قیصر ہند کا عہد
معدلت مہد اس لئے کہتے ہیں کہ ہم اس عہد میں
نہایت ہی بے فکر و اطمینان سے پرورش پائے اور
پا رہے ہیں کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے اور تاریخ سے ثابت
کرسکتا ہے کہ سرکار قیصر ہند سے پہلے اس قدر
راحت کے سامان مہیا تھے یا آمد و رفت سفر کے
ذرایع اس قدر کشادہ تھے نہیں ہرگز نہیں۔

ہم تو خیر ہیں یعنے ہندوستان ہی کے رہنے
بسنے والے ہیں۔ ہم کو بیرون ممالک محروسہ کہیں سفر
کرنے کا موقع نہیں ملا۔ مگر جو لوگ کہ رعایائے
سرکار قیصر ہند سے کہیں غیر ممالک کے سفر کو جاتے
ہیں تو سرکار قیصر ہند اور ان کے حکام محترم کی
شفقت و مرحمت کی قدر زیادہ جانتے ہیں۔

غیر ممالک میں بھی رعایا ہند ایسی اطمینان سے
بسر اور سفر کرتی ہے اور وہ ہر وقت یہ سمجھتی ہے کہ
انگلستان ہمیشہ اپنے ساتھ ہے اور اپنی
جان و مال کی حفاظت کر رہا ہے۔ دوسرے
ممالک کی رعایا کے نظر کرنے کے بعد اس امر کا اطمینان
و امتیاز کامل طور پر ہوسکتا ہے کہ ہماری سرکار قیصر
ہند شہنشاہ معظم اور ان کے محترم عہدہ دار انگریزی
ہم پر اسی درجہ مہربان ہیں کہ جیسے ماں باپ اپنے
بچوں سے محبت رکھتے ہیں۔ کتب تواریخ کے
دیکھنے سے یہ صاف ظاہر ہے کہ قبل از عمل دخل
سرکار قیصر ہند ہمارے ہندوستان کی رعایا کیسی
جاہل تھی اس کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اپنی ہی اقلیم
ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے۔ اب فضل خدا سے
اس مبارک زمانہ انگلشیہ میں ہندوستان
تو ایک طرف ممالک غیر کے پولیٹیکل معاملات پر
بھی ہندوستان کا معمولی شخص بھی بحث و مباحثہ
کرنے کو تیار ہے اس کا درحقیقت سبب یہ ہے
کہ سرکار برطانیہ قیصر ہند نے ہماری تعلیم و تربیت کے
ذرایع پیدا کئے اور ہم باضابطہ تعلیم پاکر انسانوں
میں شامل ہوئے۔ صنعت و حرفت ہندوستان
میں بہت کچھ نام آور تھی۔ مگر حاکمان وقت کی کم

جانب کوئی توجہ ہی نہ ہوتی تھی۔ اور یہ صنعت و حرفت پیشہ وروں ہی تک محدود تھی۔ ہمارے سرکار برطانیہ قیصر ہند نے خاص طور پر اس جانب توجہ فرمائی جس کی بدولت اس کو روز افزوں ترقی ہوتی گئی۔ فی زمانہ ہم دیسیوں نے جو کارخانہ جات قائم کئے ہیں یہ صرف "ہماری سرکار برطانیہ" ہی کے محنت شاقہ کا ایک بہترین نتیجہ ہے۔ ہمارے حقوق کی نگہداشت کے لئے سرکار برٹش نے عدالتیں قائم فرمائیں اور ہماری جان و مال کی حفاظت کے لئے کوتوالی مقرر کی جس کے سبب سے ہم نہایت آرام و آسایش سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پس ہم اس موقع پر خدائی حکم آپ کے ذہن نشین کرنا اپنا فرض اولیں سمجھتے ہیں۔

بھائیو! یاد رکھو جس ملک اور حکومت میں ہر قوم و ملت کے آدمی رہتے ہوں ان کو چاہئے کہ وفاداری اور یکجائی کے ساتھ عمل کریں۔ خبردار جو تم نے زمین کی اصلاح کے بعد فساد پھیلایا۔ اور اگر کسی نے فساد کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور ہم اس کے طرف سے بری ہیں۔ لڑائی جھگڑا اور مارپیٹ وغیرہ سے جس نے دل اور روح کو صدمہ پہنچایا ایسی حرکتوں سے بہت منع کیا گیا ہے۔ اپنی گفتار کو جھوٹ اور نفسانیت سے پاک رکھو اور ہر حالت میں اپنے ملک میں امن و امان کی فضا پیدا کرو تا کہ خدائے تعالےٰ

کی رحمتیں تم پر نازل ہوں۔ (از حاجی کرتان)

حضور آصف سابع خوش نصیبی دکن

از

حاجی کرتان آزاد حیدر آباد دکن

جس طرح مخلوق کے لئے خالق۔ اولاد کے لئے ماں باپ۔ مندر کے لئے دیوتا۔ قوم کے لئے رہبر۔ جماعت کے لئے امام کی ضرورت ہے اسی طرح ملک کے لئے راجہ یا بادشاہ کی ضرورت لازمی گردانی گئی ہے۔

راجہ یا بادشاہ کے رتبہ اور مرتبت کا کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جن کی شان میں ان کی کتابیں ان کے مرتبہ کو فوق الانسان نہ ثابت کرتی ہوں۔

اور جس ملک پر خوش نصیبی کے آثار پیدا ہوتے ہیں تو اس کا نمونہ نیک اور خوش اقبال بادشاہ یا راجہ کے حکمرانی کی صورت میں آسمان کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

آج جب کہ دول عالم کی دول عالمگیر بے چینی اور غیر معمولی بدامنی کا شکار ہو رہے ہیں تو کیا دولت آصفیہ کے لئے یہ خوش نصیبی نہیں ہے کہ حضور آصف سابع کے موجودہ حکمرانی کے برکات نے آج تمام

ممالک محروسہ کو امن و امان کا دار القیام بنا دیا ہے
اس عہد پر عہد میں اس ملک کے کوہ و صحرا جہاں سرسبز و شاداب ہیں تو وہاں ان کے اندر ہر قسم کے معدنیات بھی موجود ہیں۔ نہر و دریا جہاں انسان اور جانوروں کی تشنگی کو رفع کرتی ہیں تو وہاں وہ اپنے علی الدوام روانی سے ملک کو سیراب بھی کر رہے ہیں۔ شہر و اضلاع پر یہاں سکون و طمانیت نمودار ہے تو وہاں شاہ و رعایا میں خلوص و عقیدت وفاداری و اطاعت کے جذبات بھی روز افزوں نمایاں ہوتے جاتے ہیں۔ صرف اسی پر خوشگواری کے آثار ختم نہیں ہوتے ہیں۔ بلکہ جہاں امیروں کے محلات قیمتی فرنیچر اور برقی لیمپوں سے آراستہ ہیں تو وہاں غریبوں کی جھونپڑیاں بھی برکات عثمانیہ کے فیضان سے معمور ہیں۔ جہاں بے حساب ملازم نمک خوار ریاست ہیں۔ وہاں لاکھوں مزدور بھی سرکار کے خزانہ سے روزی حاصل کرتے ہیں۔ جہاں ملک کا چپہ چپہ فیضان عثمانیہ سے مستفیض ہو رہا ہے تو وہاں ہندوستان اور دریا کے اس طرف کے ممالک میں بھی برکات عثمانیہ کا فیضان جاری ہے یہ ہے خدائے پاک کا وہ فضل جس کا ثبوت حضور آصف سابع تاجدار دولت آصفیہ خلد اللہ ملکہ ظل عاطفت میں دیا جا رہا ہے۔

بدنصیب ہے وہ انسان جو برقرار دولت آصفیہ کے اس امن اتحاد میں پیچیدگی ڈالنے کی تحریک کرنا چاہتا ہے۔

خوش نصیب ہے وہ انسان جو دوامی ملک کی بہی خواہی اہل ملک میں امن اتحاد کی فضا پیدا کرے۔

مسائل خرید و فروخت

از

جناب مولوی عبدالحمید صاحب ہادی

(۳)

(۱) حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے۔ ان دونوں کے درمیان شبہ کی بات ہے۔ جس شخص نے اس چیز کو ترک کر دیا جس میں اس کو گناہ کا شبہ ہو تو وہ اس چیز کو بدرجہ اولیٰ چھوڑ دیگا جس کا گناہ ہونا ظاہر ہے اور جو شخص اس بات پر جرأت کریگا جس کے گناہ ہونے میں شک ہو تو وہ جلدی ہی اس بات میں مبتلا ہو جائیگا جس کا گناہ ہونا ظاہر ہوگا۔ معاصی (گناہ) اللہ کے چراگاہ ہیں۔ جو جانور چراگاہ کے اردگرد چریگا وہ جلد اس چراگاہ میں پہنچ جائیگا
بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔

(۲) سچا امانت دار سوداگر (قیامت کے دن) نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔
(ترمذی) آئندہ۔

زرین موقع　　　زرین ایام

پانچ زرین

زرین شمس کی زرین شعاعیں۔ زرین زندگی کے زرین ایام۔ زرین امیدوں کے زرین افعال۔ زرین صحت کے زرین کھانے۔ زرین زراعت کے زرین پھل۔ زرین قوت کی زرین گولیاں۔ زرین برسوں کی میزان ۵۰۔ زرین فرحت کے اندر (۶۰)

عظیم ترین قدیم ترین۔ عزیز ترین سپیشیلسٹ

ادھا آیورویدک شاستر کے مطابق ادویہ تیار کرنیوالا

مشہورِ عالم آتنک نگرہ دواخانہ جام نگر

کے

گولڈن جوبلی کی موقع پر عظیم الشان رعایت

روز افزوں ترقی کرکے تمام دنیا میں شہرت حاصل کرنیوالا یہ دواخانہ نہایت جانفشانی محنت اور کامیابی کے ساتھ پبلک کی خدمت کرتے ہوئے نصف صدی سے سرانجام دینے کی خوشی میں اپنے خریداروں اور خیرخواہوں کے شکریہ میں

طلائی ورق والی گولیاں شکتی سنجیونی

جو نہایت اعلیٰ اور قیمتی اجزا سے مرکب ہیں جن میں سے ہر ہر جسمانی و روحانی قوتوں میں حیرت انگیز اضافہ

کرکے صحت و تندرستی کی حفاظت کرنے کی قوت رکھتا ہے۔ جس کے خواص کے مفصل اظہار کے لئے صفحات درکار ہیں (۶۰) گولیوں کی قیمت عـــــہ کمیشن کچھ نہیں۔ عوام الناس کی بہتری اور رفاہ عام کی خاطر اس کی قیمت میں عظیم الشان رعایت کر دی ہے بجائے مبلغ عـــــہ کے صرف مبلغ سے روپیہ بذریعہ منی آرڈر ہمارے ہیڈ آفس یا کسی بھی برانچ آفس پر روانہ کرنیوالوں کو روانہ کر دیجائیگی یہ رعایتیں ۳۱ء تک دیجاویگی۔ اس موقع سے فائدہ اٹھانیوالے کو صاف صاف مبلغ چار روپیے بچ رہیں گے۔

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ہر مسافر کیلئے شہر بمبئی میں اپنی صحت اور اپنے مال کی حفاظت کا خیال مقدم رکھنا چاہئے۔

شاہجہاں ہوٹل یا بمبئی ہوٹل عبدالرحمن اسٹریٹ

(شہر بمبئی)

سمندر کی موجوں اور مشہور باب الہند کی آغوش میں عظیم الشان شہر بمبئی جو اپنے کاروبار کی فراوانی کی وجہ ہندوستان کا لندن کہلاتا ہے آباد ہے جس میں روزانہ ہزاروں سیاح اور مسافروں کی برابر آمد و رفت رہتی ہے اور جن کے سر براہی کے لئے صدہا ہوٹل موجود ہیں

مگر مولوی سید فضل شاہ صاحب مالک شاہ جہاں ہوٹل
جو ایک شریف اور اچھے آدمی ہیں بطور خاص مسافروں کے
صحت و آسایش اور ان کے مال و اسباب کی حفاظت
کا خیال رکھتے ہیں۔ انہی خوبیوں کے مدنظر شاہ جہاں
ہوٹل ۲۶ سال کے جیسے طویل عرصہ سے نہایت
نیک نامی کے ساتھ شہر بمبئی میں قائم ہے۔ جس میں
ہوادار کمرے۔ صاف ستھرے حمام و پاخانے۔ پانی کا نل
سفید بستر۔ عمدہ فرنیچر۔ بجلی کی روشنی وغیرہ ہر قسم کے
سہولت کے سوا۔ خالص گھی میں پکی ہوئی عمدہ۔ گرم
تازہ غذاؤں کے تیار رہنے کا ہر وقت انتظام رکھا
گیا ہے۔ باوجود اس کے اسمیں اعلیٰ درجہ کے رہائش
کے علاوہ مسافر کے روزانہ اوسط قیام کا کرایہ ایک روپیہ
اور خورونوش کی بہترین تیاری کے علاوہ خوراکی کا
روزانہ اوسط عہ تک بھی ہے۔ لہذا مالک شاہ جہاں
ہوٹل کی خوش اخلاقی اور نیک نفسی۔ ملازمان ہوٹل
کی غربت اور اطاعت گذاری کا خیال کرتے ہم اہلیان
ملک حیدرآباد دکن سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے
دوران سفر بمبئی میں شاہ جہاں ہوٹل بمبئی جو
عبدالرحمن اسٹریٹ بمبئی میں واقع ہے فراموش نہ کریں
جہاں آپ کے مال و اسباب کی کافی حفاظت اور
آپ کے صحت کا کافی لحاظ عمدہ لذیذ اچھی غذاؤں کا اہتمام
حسب مرضی اور حسب آرڈر ہر وقت ممکن ہے۔
اور جہاں سے شہر کے بڑے بڑے بازار، عدالت، گشت

کارخانے۔ دفاتر۔ تار گھر۔ پوسٹ آفس۔ تفریح گاہیں
ریلوے اسٹیشن ٹرام گاڑی وغیرہ بالکل قریب واقع ہے
اڈیٹر اخبار رفیق دکن

اعلان واجب الاذعان (فائدہ خاص و عام)

جناب مولانا حکیم محمد احسن صاحب کا بنایا ہوا مرہم
اکسیر حسن حقیقت میں اکسیر ہے اسکی تعریف میں میری
زبان قاصر ہے چار سال سے میرے بائیں شانہ پر ایک
رسولی (چھوٹے جام) امرود کے برابر ہوگئی تھی اسی مرہم
و جناب حکیم صاحب کے علاج و توجہ سے بائیس یوم میں
ایسا فائدہ ہوا کہ کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔
اور نشان تک باقی نہیں رہا۔ اس مرہم اکسیر کی بارہا
آزمایش ہر پھوڑے پھنسی بلیڈ پائزن۔ کینسر طاعون پر
میں نے اور میرے بھائی میر منور علی صاحب مرحوم اور میرے
خاندان کے اکثر افراد نے اکثر آزمایش کی اور اس کو
تیر بہدف پایا۔ دیگر ادویہ کا بھی استعمال میں نے کیا
بیحد مفید پایا یہی مرہم اکسیر حسن طاعون کینسر بلیڈ پائزن
و سرطان وغیرہ وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ میری دلی دعا
ہے خدا تعالےٰ (اللہ کریم) جناب حکیم صاحب موصوف
کو بلا آپریشن ایجاد پر اجر عظیم عطا فرمائے۔
میر شوکت علی وکیل ہائیکورٹ و وکیل سرکار محکمہ اطرافبلدہ
ساکن بازار عیسیٰ میاں قریب اکسیری عبداغنہ شاہانہ

رمضان المبارک کے لئے سالانہ رعایتی اعلان
سحری اور افطار کے اوقات کی پابندی
سے کام لیا گیا تو دن بھر روزہ
تبلیغ الاسلام ٹائم پیس
المشتہر
ایڈورٹائزنگ منیجر تصویر واچ کمپنی صدر بازار بڑے میرٹھ (یو-پی)

کلام خسروی

پردہ

اعلیحضرت قدر قدرت سکندر حشمت بادشاہ اسلام خسرو دکن نظام ہفتم خلد اللہ ملکہ حیدرآباد دکن

(بند)

الحمد للہ۔ ہز اگزالٹیڈ ہائینس حضور نظام خسرو دکن خلد اللہ ملکہ کے صدہا کارہائے خسروانہ ملک و ہر قوم میں امتیازی حیثیت حاصل کر چکے ہیں لیکن آج ہم حقیقی مسرت اور سچی خوشی کے ساتھ حضور خسرو دکن خلد اللہ ملکہ کی وہ نظم شایع کرتے ہیں جس کی اشاعت کا فخر "ناچیز اخبار رفیق دکن" کو بھی نصیب ہوا ہے۔ اس وقت سیلاب دھریت جس زور و شور سے امنڈ رہا ہے اس کا روکنا آسان نہیں تاہم یہ دیکھکر بہت کچھ توقعات پیدا ہوتی ہیں کہ اس کے خلاف وہ صدا بلند ہوئی ہے جس میں ہم کو یقین کامل ہے کہ جس طرح حضور شہریار دکن خلد اللہ ملکہ نے ان زریں خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ صرف یہی دکن ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام کے مسلمان ان کو کلیجہ سے لگا رکھیں گے۔ ہماری دلی تمنا اور التجا ہے کہ اعلیحضرت شاہ دکن خلد اللہ ملکہ وقتاً فوقتاً اپنے خسروانہ کلام سے مسلمانان عالم کو مستفید کرتے رہیں اور صدائے حقانی مسلمانوں کی روٹھی ہوئی شان کو ہٹا کر اصلی مرکز پر لے آئیگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ دعا گو حاجی کرمان ا

نہ چاٹا جائیگا وہ آہنی دیوار ہے پردہ

جہاں شرم و حیا کا کال ہے بیکار ہے پردہ
کھٹکتا ان کی آنکھوں میں مثال خار ہے پردہ

نگاہ بد کی چل سکتی نہیں کچھ سامنے اسکے
اگر شرم و بہت کچھ جب بھی ذمہ دار ہے پردہ

حقیقت میں اٹھا سکتی نہیں طاقت کوئی اسکو
بقائے عفت و عصمت کا اک اسرار ہے پردہ

جو نادانی سے کہتے ہیں کہ پردہ ہو نہیں سکتا
حیا کہتی ہے یہ دل سے کہ کیا دشوار ہے پردہ

جو خوگر بے حجابی کے ہیں کچھ حاجت نہیں انکو
ہر ایک پردہ نشیں کے واسطے درکار ہے پردہ

بسر کرتے ہیں اپنی زندگی جورہ کے گوشہ میں
جو سچ پوچھو تو ان کا مونس و غمخوار ہے پردہ

نہ ہوں یاجوج و ماجوج اسکے درپے کہدو اے عثمان
نہ چاٹا جائے گا وہ آہنی دیوار ہے پردہ

یوم جشن امداد باہمی حیدرآباد دکن

مورخہ ۲۷ آذر ۱۳۴۶ ف م یکم نومبر ۱۹۳۶ء

(۱)

اس بیسویں صدی عیسوی کا وہ پہلا مبارک دن ہے جس میں امداد باہمی کے عالمگیر جشن تمام ہندوستان میں منائے گئے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ نے اپنے عزیز رعایا کے فلاح و بہبود۔ خوشی و خوشحالی کے جس تابناک ذرایع کو معرض عمل میں لایا ہے ان میں صرف امداد باہمی ہی ایک ایسے عظیم الشان مقصد کو پنہاں رکھتا ہے۔ جس نے ہندوستان میں زراعت اور تجارت کے بے شمار فیضان جاری کر دیئے ہیں۔

اولاً تاج برطانیہ کی فلاحیت۔ اور ابعدہٗ دولت آصفیہ کی خیرخواہی اس قدیم اور معمر ۵۵ سالہ اخبار شوکت الاسلام پریس حیدرآباد دکن کا ہمیشہ نصب العین رہا ہے۔

بعض حالات نامسعود اور طاعون کے موجودہ منحوس دور گرانباری سے متاثر ہو کر اس اخبار کے مطلع میں اگرچہ کہ ابتری پیدا ہو گئی ہے مگر تاہم ہم نے حتی الامکان سعی کر کے اس قدر وقت طباعت کا حاصل کر لیا ہے کہ جس میں ان مبارک و مسعود جشن ہائے امداد باہمی پر تبریک و تہنیت کے چند سطر ملک اور سرکار کے ملاحظہ میں پیش کر سکیں۔

ہمارے سلطنت آصفیہ حیدرآباد دکن میں بھی اس روز مسعود کے برکات کو ضایع کرنے کا موقع خدانخواستہ کیوں نصیب ہوتا۔ جب کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ حضور آصف سابع کے عہد عثمانی میں اسلامی شین ماضیہ کے جملہ برکات اور فیضان برابر موجود و محفوظ پائے جاتے ہیں۔

آخر یکم نومبر امداد باہمی کے عالمگیر تبریک و تہنیت کا آفتاب طلوع ہوا۔ اور سمت الراس　تاج برطانیہ کے اقبال دولت سے اس کے ضیا پاشیاں منعکس ہونے لگی تو دوسرا ماہتاب اپنے دبدبہ و شوکت کے ساتھ سکندر اور دارا کی روشن عہد حکومت یاد دلاتا ہوا یا یہ تخت آصفیہ کے سر پر نمودار ہوا اور تمام سلطنت حیدرآباد دکن میں جس کا اعلان پر از شان بہت عرصہ پہلے سے عام کر دیا گیا تھا۔ ۱۵ اضلاع ۴ صوبوں اور کئی سو تعلقات کے مستقر ممالک محروسہ سرکار عالی کے صدہا عہدہ داران سرکار عالی کے زیر ادارت اور ہزاروں لاکھوں رعایا کے زیر عقیدت نہایت کامیابی

کے ساتھ امداد باہمی کے جشن منائے گئے۔

چنانچہ ریڈیو و دیالہ ہال حیدرآباد دکن میں بھی عین اسی روز اور اسی وقت جب کہ تمام دولت آصفیہ اس جشن امداد باہمی کے عالمگیر مسرت میں محظوظ ہو رہی تھی امداد باہمی کا عظیم الشان جشن منایا گیا جس میں مملکت آصفی کی ہزارہا پبلک شریک تھی۔ ودیالہ ہال کو نہایت خوش سلیقگی سے سنوارا گیا تھا۔ پولس اور عہدہ داران متعلقہ کا نہایت عمدہ انتظام تھا۔

صدر جمعیتہ امداد باہمی کے نوجوان معتمد مولوی بدرالحسن صاحب اور ان کے تجربہ کار مددگار مسٹر سباراؤ بالخصوص قابل ذکر ہیں جن کے زیر نگرانی اس جلسے میں جشن و مسرت کے پورے ابواب کشادہ تھے۔ جس سلیقہ اور قابلیت کے ساتھ اس جشن کا انصرام عمل میں آیا تھا وہ ہر آئینہ قابل صد مبارکباد اور قابل صد ستائش ہیں۔

ٹھیک وقت مقررہ پر عالیجناب معتطاب نواب لطف الدولہ بہادر بالقابہم صدر جمعیتہ امداد باہمی کی تشریف آوری نے پبلک میں ایک عام مسرت پھیلادی ایک صاحب نے حضور نظام صاحب سر صدر اعظم بہادر دام اقبالہ و حیدر یار جنگ بہادر کی نظمیں نہایت خوش الحانی سے سامعین کے گوش گذار کیں۔ اور ایک صاحب نے تلنگی میں نظم سنائی اور مسٹر سباراؤ نے اس جشن اور اس کے تابناک نتائج پر عام طور پر جس تبریک و تہنیت کا سلسلہ قائم کیا گیا تھا ان عالمگیر پیامات کا انگریزی میں ترجمہ سنایا۔

اور حضور نواب لطف الدولہ بہادر نے صدارتی تقریر ارشاد فرمائی۔

اس کے بعد انجمن امداد باہمی کے مددگار مولوی محمد عبدالوہاب صاحب نے اپنی مطبوعہ تقریر سے سامعین کو مسرور فرمایا۔ جس میں مملکت آصفیہ کے غریب رعایا کے لئے ہر قسم کے ترقی فلاحیت کے سبق موجود تھے۔ جناب ڈاکٹر جعفر حسن صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ کی اردو تقریر بھی من حیث المجموع نہایت شاندار تھی۔ آخر میں جناب مسٹر کالنس صاحب بہادر معتمد صنعت و حرفت نے انگریزی میں تقریر فرمائی اور جناب راجہ بہادر کوتوال صاحب بلدہ نے جناب صدر کے تشریف آوری اور جشن موصوفہ کے کامیابی پر اظہار تشکر فرمایا۔

جلسہ کے ختم پر جب صدر نشین صاحب اور مسٹر کالنس کو پھولوں کے ہار پہنائے جارہے تھے تو عوام کے طرف سے تالیوں کے پرجوش آواز میں ان کو مبارکباد دی گئی اور اس طرح یکم نومبر سنہ ۱۹۴۳ء کا دن حیدرآباد کے تاریخی دنیا میں اپنے اہمیت کی زرین یادگار میں منسلک ہوگیا۔ از جانب کپتان

مدیر رفیق دکن

انجمن ہائے امداد باہمی
حیدرآباد دکن کی
کارگزاری پر تبصرہ

اس عنوان سے سپٹمبر و اکٹوبر ۱۹۳۰ء میں ہمارے معاصر اخبار مشیر دکن نے جن خیالات کا پبلک سے تعارف کرایا ہے ہم کو معاصر موصوف سے حرف بحرف اتفاق ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انجمن امداد باہمی نے اس قلیل عرصہ میں باقبال سرکار بہت کچھ ترقی حاصل کرلیا ہے ۔

اس سررشتہ کے ترقی میں زیادہ تر مولوی سید فضل اللہ صاحب ناظم انجمن ہائے امداد باہمی اور مولوی عبدالوہاب صاحب و مولوی عبدالحمید صاحب مددگاران سررشتہ کی توجہ نہایت اہم رہی ہے اور یہ جس کا شاندار نتیجہ ہے کہ آج انجمن ہائے امداد باہمی نے ممالک محروسہ سرکار عالی میں غیر معمولی مقبولیت حاصل کی ہے اور ہزاروں غریب رعایا کو اس کے امداد اور اعانت سے کافی سہولت نصیب ہو چکی ہے ۔

جناب مسٹر کالنس بہادر معتمد صنعت و حرفت کے عہد کار فرمائی میں اس سررشتہ میں جو نمایاں ترقی کے اسباب روز افزوں ہو رہے ہیں اس اعتبار سے ہم سررشتہ کے اس اولو العزم عہدہ دار کو مبارکباد دیتے ہیں اور جناب ناظم صاحب بہادر و مددگار صاحبان ممدوح کے خدمات کا شکریہ ادا کرنے سے تامل نہیں کرسکتے ۔

ہم کو بہت توقع ہے کہ سررشتہ ہذا کے نوجوان مددگار مولوی عبدالوہاب صاحب اس موجودہ عہد نظامت کے دور میں اپنے کو بحالت موجودہ اور کہیں بہت زیادہ ترقی حاصل کرنے کے قابل متصور ہوں گے ۔

مدیر رفیق دکن

تقریر عالیجناب نواب لطف الدولہ بہادر
در جشن امداد باہمی
بتاریخ ۹ ر جمادی الآخر ۱۳۴۹ھ

مجھے آپ نے اپنی انجمن کے سالانہ جلسہ کی صدارت کے لئے جو مدعو کیا ہے میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ میں ذاتی طور پر انجمن اتحادی کے متعلق اس قدر زیادہ معلومات نہیں رکھتا جس پر ایک مبسوط تبصرہ کرسکوں اس میں شک نہیں کہ تمام دنیا اور خاصکر ہندوستان میں ان انجمنوں نے کسانوں کو بہت کچھ فائدہ پہنچایا ہے پائیگاہوں میں بھی متعدد انجمنیں ہیں جو کاشتکاروں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں اور ہماری

سرکار عالی کی بھی یہی پالسی ہے کہ جہانتک ہوسکے اس تحریک کو آگے بڑھایا جائے۔

ان انجمنوں کے قیام کی بڑی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ کسانوں کو زراعت کے لئے بروقت رقم واجبی سود پر مل جایا کرے اور وہ ساہوکاروں کی گرفت اور گراں سود کے بار سے محفوظ رہیں لیکن سنا جاتا ہے کہ ساہوکار طرح طرح کی چالبازیوں سے غریب کسانوں کو اپنے پنجہ میں لانے کی کوشش کیا کرتے ہیں مثلاً چند ساڑیاں چند دھوتیاں کاشتکاروں کے گھروں پر لے جاکر ان کو دکھاتے ہیں کم سمجھ کسان ان کو دیکھ کر لینے کے لئے آمادہ ہوجاتے ہیں بس انکی آمادگی ہی کی دیر تھی کہ ساہوکار صاحب نے فوراً ایک دستاویز مرتب کرلی اور من مانے شرایط اس میں درج کردیں اور غریب کاشتکار کو ایک ساڑی اور ایک دھوتی کے معاوضہ میں ساری عمر کے لئے پھانس لیا اس لئے میرے خیال میں اسکی روک تھام کی نہایت ضرورت ہے ورنہ کاشتکار انجمن کے زرعی قرضہ اور ساہوکاروں کے ملبوسی قرضہ کے درمیان میں بالکل تباہ ہوتے رہیں گے۔

چونکہ اتحادی انجمنیں تمام اشخاص قائم کرسکتے ہیں اس لئے آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ شہر و دیہات دونوں جماعتوں کے نمائندے یہاں ایک ہی مقصد کے لئے جمع ہوئے ہیں اور مجھے باشندگان شہر و دیہات کے اس قسم کے اتحاد کو دیکھ کر نہایت مسرت ہوتی ہے اور یہ نہایت بہترین تجویز ہے کہ تمام روئے زمین کے جملہ ممبران بلا تمیز مالدار و غریب و بلا امتیاز شہری و دیہاتی کوئی ایک دن معین کرکے اپنی اخوت اور اتحاد کا عملی مظاہرہ کریں۔

مجھے یقین ہے کہ اس موقع پر آپ حضرات یہ توقع نہیں کریں گے کہ میں طویل تقریر کروں اس لئے میں اپنی اس مختصر تقریر کو ختم کرتے ہوئے آپکے جلسہ کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں اور مکرر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جشن یوم امداد باہمی

افتتاحیہ تقریر

از جناب مولوی ڈاکٹر جعفر حسن صاحب پروفیسر کلیہ عثمانیہ

جناب صدر نشین صاحب اور معزز حاضرین۔

آج کا جشن جس کے منانے کے لئے ہم سب یکجا ہوئے ہیں عالمگیر اہمیت رکھتا ہے۔ اب تک یہ دستور تھا کہ ماہ جولائی کے پہلے شنبہ کو یوم امداد باہمی منایا جائے۔ چنانچہ ہندوستان میں بھی اس کے مطابق عمل ہوتا رہا تھا۔ مگر اس سال سے صدر جمعیتہ تمام ہندوستانی انجمن امداد باہمی نے ہمارے ملک کے موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ

بجائے جولائی کے (جب کہ یہاں میں برسات کا زمانہ ہوتا ہے اور جشن منانے میں قدرتی طور پر رکاوٹیں ہوتی ہیں) نومبر کے پہلے شنبہ کو یوم امداد باہمی کا جشن منایا جائے یہی وجہ ہے کہ ریاست حیدرآباد میں بھی آج ہی کا دن منتخب ہوا ہے یہ اور بات ہے کہ باران رحمت اتفاقاً عین اسی روز نازل ہوا۔ مگر ہر سال نومبر میں بارش کا ہونا قرین قیاس نہیں۔

میرے خیال میں یہ نہایت خردمندانہ انتخاب ہے اور غالباً ہم سب اس پر اظہار خوشنودی کرینگے کیونکہ ہمارے لئے بھی یہ دن نہایت موزوں ہے۔ تمام ہندوستان میں نومبر کا مہینہ جب کہ گلابی جاڑے پڑتے ہیں نہایت خوشگوار اور فرحت بخش ہوتا ہے علاوہ بریں اوائل جون و جولائی میں جو فصل بوئی جاتی ہے یعنے فصل خریف بھی نومبر تک تیار ہوجاتی ہے۔ اس طرح ہندوستان کی زرعی آبادی کو بھی اپنی جفاکشی کا معاوضہ اور اپنی محنتوں کا صلہ مل جاتا ہے اور یہ لوگ بھی شہری آبادی کے ساتھ ساتھ شریک مسرت ہوکر جشن یوم امداد باہمی سکون و راحت سے منا سکتے ہیں اور قبل اس کے کہ ربیع کی کاشت کے لئے از سر نو محنت پر آمادہ ہوں اور جان و مال کو قدرت کے کھیل اور موسم کے کرشموں پر بھروسہ رکھکر لٹا دیں حاصل کردہ دولت و ثروت کی خوشی میں جشن منا سکتے ہیں۔

بعض لوگ یہ اعتراض کرسکتے ہیں کہ جب ساری دنیا جولائی کے پہلے ہفتہ میں جشن مناتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم خصوصیت سے نومبر میں عید منائیں اور عام دستور کے خلاف ایک اور دن مقرر کردیں یہ اعتراض اصولاً صحیح ہو تو ہو مگر میرے خیال میں عملاً کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ یورپ اور امریکہ اور جاپان میں جولائی کا مہینہ موسم بہار کا مہینہ ہوتا ہے اور اس لحاظ سے اس جشن کا وہاں اس مہینہ میں ہونا اچھا ہے۔ برخلاف ان ممالک کے ہندوستان کے موسمی حالات نے مجبور کیا ہے کہ ہم نومبر میں جشن یوم امداد باہمی منائیں۔ سچ پوچھئے تو دن تاریخ سے کیا بحث ہے اصل چیز جشن ہے۔ دن تاریخ تو ضمنی باتیں ہیں۔ اسلامی عیدین کے دن بھی تو مقرر ہیں اور چاند کے انتیسویں یا تیسویں کے ہونے سے بدلتے رہتے ہیں عید الفطر کے موقع پر تو یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض شہروں میں لوگ روزہ رکھ لیتے ہیں تو دوسرے شہروں میں عید منائی جاتی ہے۔ پھر اس میں کیا قباحت ہے کہ ہندوستان میں جشن یوم امداد باہمی کی تاریخ جداگانہ ہے۔

حضرات! طریق امداد باہمی کا واحد مقصد اور اصلی منشا یہ ہے کہ عام طور پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں لوگوں کو مرفہ الحال اور خوشحال بنائے جشن یوم امداد باہمی اسی وجہ سے منایا جاتا ہے کہ

جب طریق امداد باہمی کی بدولت ہیں مرفہ الحالی اور خوشحالی نصیب ہوجاے تو ہم اظہار مسرت کریں اور جہاں دنیا میں غم کی کثرت ہے وہاں اس کی توڑ پر خوشی کریں۔ جہاں تکلیفوں اور مصیبتوں کا ہجوم ہے وہاں توازن قائم کرنیکے لئے سنی خیر سکھ اور چین کی مسرت حاصل کریں اسی غرض و غایت کے لئے جشن یوم امداد باہمی منایا جاتا ہے۔ (باقی آئندہ)

پیغام عمل

۱ از

جناب مولوی محمد عبدالوہاب صاحب مددگار ناظم انجمن ہاے امداد باہمی سرکار عالی

صدر والا و دوماں۔ خواتین محترم برادران ملت امداد باہمی!

دنیا میں ہر سال ہزاروں عیدیں منائی جاتی ہیں۔ پارسی اپنی عید مناتے ہیں اور مسلمان اپنی۔ ہندو اپنی عید مناتے ہیں اور عیسائی اپنی یہودی اپنی عید مناتے ہیں اور جین اپنی۔ مگر یہ سب عیدیں کوئی ایک فرقہ یا مذہب سے مخصوص ہیں۔ جو عید آج ہم منا رہے ہیں وہ ایک ایسی عید ہے جس میں پارسی مسلمان۔ ہندو۔ عیسائی یہودی جین سب شریک ہیں۔ اس عید میں رنگ و روپ۔ ملک و قوم۔ مذہب وملت۔ افلاس و تونگری کا امتیاز نہیں۔ لہٰذا یہ عید دنیا کی تمام عیدوں میں سے سب سے زیادہ بڑی سب سے زیادہ [illegible] سب سے زیادہ تبرک ہے۔ اس عید کے منانے والوں کا مشترکہ مقصد اپنی اور اپنے بھائیوں کی اخلاقی مالی اور سماجی ترقی ہے اور یہی انسان کی زندگی کا نصب العین ہے۔

روے زمین کے ہر گوشہ پر ہر سال ۷ جولائی کو یہ عید منائی جاتی رہی۔ ہمارے ملک کو بھی گذشتہ تین سال سے اس عید کے منانے کا شرف حاصل ہورہا ہے۔ سال حال بجاے ۷ جولائی کے آج یکم نومبر کو یہ عید بین الاقوامی منائی جارہی ہے جس کی تقریب میں ہم سب آج یہاں جمع ہیں میں آپ حضرات کی خدمت میں دنیا کی اس سب سے بڑی عید کی خوشی میں ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ جب تک یہ دنیا قائم ہے ہمارے ملک کو ہر سال اس عید کے منانے کی مسرت نصیب ہو اور ہر سال کی عید گذشتہ سال سے بڑھی چڑھی ہو اے خدا وہ دن جلد لا کہ دنیا کا ہر متنفس اس عید میں شریک ہونے کی جھنوں پہلے سے ویسی ہی تیاری کرے جیسی کہ آج وہ اپنی مذہبی عید منانے میں دنوں پہلے سے تیار نظر آتا ہے (باقی آئندہ)

دنیا میں کیا ہورہا ہے

ہوائی میل سے لندن کو مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۰ء پان بھیجے گئے۔ یہ ہندوستان کی خوش قسمتی ہے کہ ہوائی ڈاک کے ذریعہ گول میز کانفرنس کے ہندوستانی مندوبین کے لئے پان روانہ کئے ہیں۔

چند روز پہلے ہوائی میل کے ذریعہ علاقہ ہندوستان شہر بمبئی سے زندہ جھینگے مصر کو بھیجے گئے۔ جرمن کو دس ہزار ٹن بال بھیجے گئے۔

حال میں لندن کے قریب ایک خانگی باغ حیوانات کے لئے کئی بندر اور دیگر ہندوستانی جانور بھیجے گئے۔

ٹیلیفون میں ایک اور ترقی۔

پیرس کی ٹیلیفون کمپنی نے گراموفون کے ریکارڈوں سے بھی کام لینا شروع کردیا۔ جب لائن مصروف ہوتی ہے تو ریکارڈ جواب دیتا ہے مہربانی کرکے ذرا دیر کے بعد ٹیلیفون کیجئے۔ یا کسی کا نمبر بدل جاتا ہے تو جواب ملتا ہے کہ اس شخص کا نمبر بدل گیا۔ نئی کتاب میں دیکھئے۔

ہندوستان میں خط بھی تار ہوگیا۔

عوام کی سہولت کی غرض سے محکمۂ ڈاک نے یکم اکٹوبر ۱۹۳۰ء سے یہ طریقہ جاری کیا ہے کہ لفافہ یا پوسٹ کارڈ پر دو آنہ کا ٹکٹ بطور ارجنٹ فیس لگا دیا جائے اور اس پر ایکسپرس ڈلیوری لکھ دیا جائے تو خط منزل مقصود پر پہنچتے ہی محکمۂ ڈاک تار کے چپراسی کی معرفت فوراً مکتوب الیہ کو پہنچا دیا جائیگا۔

وائسرائے لارڈ ارون بہادر نے بھیس بدل کر غربا کی حالت کا معائنہ کیا۔

کلکتہ ۱۲ دسمبر۔ آج ہز اکسلنسی لارڈ ارون بہادر ہز ایکسلنسی وائسرائے بہادر ہندوستان نے بھیس بدلکر شہر کلکتہ میں غربا کے مختلف محلوں کا معائنہ کیا تاکہ وہاں کی حالت کے متعلق صحیح واقفیت حاصل کریں۔ مسٹر سوامی چیرمن کلکتہ امپرومنٹ اور سر چارلس ٹیگرٹ پولس کمشنر ہز اکسلنسی کے ساتھ تھے۔

وائسرائے بہادر خاصکر مسلمانوں کے محلہ اقبالپور بوبازار پولیس اسٹیشن وغیرہ تشریف لیجا کر مسلمانوں کے مکانات اور گلی کوچوں کی حقیقی حالات معلوم فرمایا ہے۔

مقامی خبریں

اعلیحضرت شاہ دکن خلد اللہ ملکہ مع اراکین سلطنت بخیریت ہیں۔

نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر صدر المہام فینانس آخر فروری ۱۹۳۱ء لندن سے حیدرآباد واپس آنے کی خبر ہے۔

تعطیلات عید الفطر وہولی واقع ہونے سے ماہ فروردی کی پیشگی تنخواہ دیئے جانے کی منظوری محکمہ سرکار عالی سے ہوچکی ہے حکم دیا گیا ہے کہ برآورد ماہ اسفندار کے ساتھ ماہ فروردی کی برآورد بھی روانہ کریں۔

انتظام کوتوالی۔ مولوی حبیب اللہ صاحب کو توال سکندرآباد دکن و مولوی محمد ... صاحب کوتوال شہر ... و مولوی حسن مرزا صاحب ... کوتوالی اپنے اپنے فرائض منصبی کو نہایت بیدار مغزی سے ادا فرما رہے ہیں۔

صدر جمعیۃ اتحاد امداد باہمی کے مختصر مقاصد و اغراض کنت

مقاصد حسب ذیل ہیں

(۱) تحریک امداد باہمی کو فروغ دینا۔

(۲) اجاسہ رعایا کی خوشحالی کو ترقی دینا اور ان کی اخلاقی و مادی حالت کو بہتر بنانا اور انکی مالی مشکلات کو دور کرنا

ذریعہ مقاصد برآری

مروجہ زبانوں میں رسالہ جاری کرنا امداد باہمی و زراعت کے متعلق مفید معلومات شایع کرنا کتب خانہ اور مطالعہ خانہ کا قیام ۔ لکچر ۔ کانفرنس اور پبلک جلسہ کا انتظام کرنا وغیرہ وغیرہ۔

چندہ برائے شخصی رکنیت دوامی ایک سو روپیہ معمولی پانچ روپیہ ۔ انجمن ہائے امداد باہمی کا چندہ دسہ مایہ زیر استعمال کا تناسب ہے ۔ مزید معلومات صدر جمعیۃ اتحاد امداد باہمی محدود حیدرآباد دکن سے حاصل کر سکتے ہیں

حسب ذیل مضامین بھی رسالہ کی صورت میں صدر جمعیۃ اتحاد امداد باہمی محدود سے شایع کئے جاکر فروخت کیلئے موجود ہیں			
نمبر شمار	مضامین	مضمون نگار	قیمت
۱	دیہی افلاس اور انسدادی تدابیر	ڈاکٹر جعفر حسن صاحب	۸؍
۲	تعلیم بالغان	جناب علی اکبر صاحب	۲؍
۳	ا۔ شخصی و خانگی صفائی ب۔ دیہی صفائی ج۔ امراض متعدی دیہیہ وغیرہ	ڈاکٹر لطیف سعید صاحب	۱۲؍
۴	ا۔ عجت شمار و طرز جدیدہ طریقہ مین ب۔ زرعی تعلیم ج۔ زر آبی کھاد کا استعمال	جناب غلام علی محمدی صاحب	۱۲؍
۵	آب رسانی	جناب احمد مرزا صاحب	۴؍
۶	ممالک محروسہ کے گھریلو صنعتیں	جناب غلام علی محمدی صاحب	۴؍
۷	دیہی پیداوار کی نکاسی	جناب احمد محی الدین صاحب	۴؍
۸	تقسیم روزگاری	مولوی سجاد مرزا صاحب	۴؍
۹	تکمیل و تنقیح اور مواضعات میں ان کا انتظام	جناب نذیر حسین صاحب فاروقی	۴؍
۱۰	مقدمہ بازی و طریقہ پنچایت	جناب اعجاز حسین صاحب	۴؍
۱۱	کفایت شعاری و خرچ	جناب احمد محی الدین صاحب	۴؍
۱۲	تحریک امداد باہمی اور مسئلہ دیہی تنظیم	جناب سید فضل اللہ صاحب	۴؍

ملنے کا پتہ ۔ صدر جمعیۃ اتحاد امداد باہمی محدود محلہ سامنے تھیٹر روبرو گرلز اسکول حیدرآباد